حافظ تنویر احمد شریفی کراچی

سکولوں میں ناظرہ تعلیم قرآن کا مستحسن فیصلہ

حکومت اس کے عملی اجراء کا مستحسن اقدام کرے

امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوات والتحیات کی نجات ایک ہی نسخہ کیمیا میں ہے اور وہ نسخہ کیمیا "قرآن کریم" ہے، یعنی قرآن کریم پڑھنا، پڑھانا اور اس پر عمل کرنا، اس قرآن مجید و فرقان حمید ہی کے ذریعہ اس امت کے پہلے دور کی اصلاح ہوئی ہے۔ یعنی بکریاں چرانے والی قوم تخت و تاج کی مالک بن گئی، اور حضرات خلفائے راشدین رض نے تو پہاڑ اور سمندروں تک میں حکومت کی ہے۔ اور ان کو اپنے اشارہ پر چلنے کا حکم صادر فرمایا۔ اور انہوں نے اتباع کی۔ اور اس دور آخر کی اصلاح بھی حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کے بقول اس قرآن کے بغیر ناممکن ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سب سے بہتر وہ (شخص یا جماعت) ہے جو خود قرآن کا علم حاصل کرے اور پھر دوسروں کو اس کی تعلیم دے۔ (بخاری شریف)

اس حدیث میں اس بات کی بشارت ہے کہ جو قوم قرآن کریم کی تعلیم کی اشاعت میں سرگرم ہوگی وہ لسان نبوت کی تصدیق کے مطابق بہترین قوم ہے اور یہ تعلیم و تعلم قرآن کی خدمت بڑی سے بڑی دینی خدمت پر بھی فوقیت رکھتی ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بہترین امت کا امتیازی فریضہ اور منصب تعلیم و تعلم قرآن ہے۔ اور اسی فریضہ کی بناء پر وہ اس عظیم لقب یعنی بہترین قوم کے مستحق ہوتی ہے۔

حضرات شیخین سیدنا صدیق اکبر و سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے زرین عہد خلافت اس کے شاہد ہیں۔

دوسری حدیث میں حضرات سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیشک اللہ تعالے اس کتاب الہی کی تعلیم و تعمیل اور اتباع کے ذریعہ بہت سی قوموں کو (دینی و دنیوی) رفعت و علو مرتبت کے اعلی مقام پر پہنچائے گا۔ اور بعض قوموں کو اسی کتاب کے (پس پشت ڈال دینے) کی بناء پر ذلت اور پستی کے گڑھے میں ڈال دے گا۔ (مسلم شریف)۔

اس حدیث سے یہ واضح ہو رہا ہے کہ جو قوم قرآن کی تعلیمات کو دنیا میں عام کرے گی۔ اللہ رب العزت کا وعدہ

ہے کہ وہ اس کی عظمت وشوکت کو بلند سے بلند تر فرمائیں گے۔ اور جس قوم کا رشتہ قرآن سے ٹوٹ جائے گا وہ ذلیل وخوار اور تباہ وبرباد ہو جائے گی جیسا کہ آج ہو رہا ہے۔

۱۳ جمادی الثانیہ ۱۴۱۲ھ موافق ۲۰ دسمبر ۱۹۹۱ء کے اخبارات میں یہ خوش آئند خبر شائع ہوئی کہ وفاقی محتسب اعلیٰ جناب جسٹس سید عثمان علی شاہ نے ایک شہری (جناب فیروز احمد شمسی زید مجدہٗ خازن جمعیت تعلیم القرآن ٹرسٹ انٹرنیشنل) کی درخواست پر کارروائی کرتے ہوئے وفاقی وزارت تعلیم کو ہدایت کی کہ ناظرہ تعلیم قرآن کو تیسری جماعت سے ساتویں جماعت تک علیحدہ سے لازمی مضمون کے طور پر نصاب میں شامل کیا جائے۔ وفاقی محتسب اعلیٰ نے اپنے فیصلہ جو ۱۲ دسمبر کو دیا گیا تحریر فرمایا ہے کہ میں نے پہلی جماعت سے دسویں جماعت تک کے نصاب تعلیم کا مطالعہ کیا ہے جس میں ناظرہ قرآن کی تعلیم تیسری جماعت سے ساتویں جماعت تک شامل ہے۔ جبکہ آٹھویں جماعت میں قرآن کو دہرایا ہے۔ اسلامیات کے چار جزء ہیں۔

۱۔ ارکان اسلام

۲۔ سیرت النبی صلی اللہ علیٰ رسولہٖ وسلم

۳۔ اخلاقیات

۴۔ ناظرہ قرآن

ہر جزء کے ۲۵ نمبر ہیں۔ انہوں نے مزید تحریر فرمایا کہ ناظرہ قرآن کے مضمون کو کما حقہٗ اہمیت دیتے ہوئے اسے لازمی مضمون کی حیثیت دی جائے۔ اور اس کا علیحدہ پیریڈ مقرر کیا جائے۔ ایک مرتبہ اسے لازمی حیثیت دی جائے گی تو طالب علم کے لیے ناظرہ قرآن کے مضمون میں پاس ہونا لازمی ہوگا۔ اور اگر کوئی طالب علم فیل ہو گیا تو اسے اگلی جماعت میں ترقی نہیں دی جائے گی۔ انہوں نے اپنے فیصلہ میں لکھا کہ میں سفارش کرتا ہوں کہ

۱۔ مضمون ناظرہ قرآن کے ۴۰ نمبر مقرر کیے جائیں۔

۲۔ اس مضمون میں پاس ہونا لازمی ہو۔

۳۔ اس کا نتیجہ علیحدہ سے لکھا جائے۔

۴۔ جو طالب علم فیل ہو جائے اسے اگلے درجہ میں ترقی نہ دی جائے۔

۵۔ ہفتے میں کم سے کم تین پیریڈ اس مضمون کے لیے مقرر کیے جائیں۔

وفاقی محتسب اعلیٰ نے وفاقی وزارت تعلیم کو ہدایت کی کہ اس سلسلہ میں ضروری احکامات کے اجراء سے انہیں ۳۱ دسمبر ۹۱ء تک مطلع کیا جائے اور اس کیس کی پیش رفت کا متواتر جائزہ لیا جائے گا۔ اور اس کے نفاذ کی حتمی رپورٹ انہیں ۳۰ جون ۹۲ء تک بھجوائی جائے۔

اس درخواست کی سماعت وفاقی محتسب اعلیٰ نے اپنے علاقائی دفتر کراچی میں کی۔ اور دوران سماعت درخواست گذار کے علاوہ وفاقی وزارت تعلیم اور صوبائی محکمۂ تعلیم (سندھ) کے نمائندے حاضر رہے۔

وفاقی محتسب اعلیٰ نے جناب شمسی صاحب کا شکریہ ادا کیا کہ وہ اس معاملہ کو ان کے علم میں لائے۔ یہ معاملہ تمام مسلمانان پاکستان کے لیے اہمیت کا حامل ہے۔ اللہ رب العزت وفاقی محتسب اعلیٰ اور جناب عزیز احمد شمسی کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

ہم تمام اسلامیان پاکستان کی طرف سے اس فیصلہ کی روشنی میں جناب صدر مملکت غلام اسحٰق خان، وزیر اعظم جناب محمد نواز شریف، مذہبی امور کے وفاقی وزیر جناب مولانا عبدالستار خان نیازی اور وزارت تعلیم کے ذمہ داران سے اپیل کرتے ہیں کہ اس اہم مسئلہ میں آج تک جس قدر مجرمانہ غفلت کا مظاہرہ کیا گیا ہے، دوبارہ اسے نہ دہرایا جائے۔ ورنہ اگر یہی روش رہی تو کیا بعید ہے کہ لادینی طبقہ اپنی قرآن دشمنی کے مذموم مقاصد میں ہو کامیاب ہو جائے اور قرآن سے بیزاری کا سیاہ داغ آپ کے کھاتے میں سیاہ حروف سے لکھے جائیں۔

شیخ الحدیث مولانا علی محمدؒ کا سانحۂ ارتحال

شیخ الحدیث حضرت مولانا علی محمد صاحبؒ بھی شدید علالت کے بعد رضائے الٰہی سے گذشتہ دنوں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم علوم وفنون کے ماہر، مایۂ ناز مدرس اور جید عالم دین تھے۔ تمام عمر علوم نبوت کی خدمت اور حدیث نبوی کے درس و تدریس میں گذری، گذشتہ ۲۷ سال سے دارالعلوم کبیر والا کے انتظامی امور اور اہتمام کی خدمت بھی سرانجام دے رہے تھے۔ مرحوم علامہ انور شاہ کشمیریؒ اور شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوریؒ کے فیض یافتہ تھے۔ دارالعلوم حقانیہ اور اس کے بانی قدس سرہ العزیز سے تعلق خاطر تھا، دارالعلوم حقانیہ کی ترقی اور دینی خدمت پر انہیں بے حد مسرت ہوا کرتی تھی۔ مرحوم کے سانحۂ ارتحال سے جو خلا پیدا ہوا ہے برسوں اس کی تکمیل بظاہر عالم اسباب میں ممکن نظر نہیں آتی۔ دارالعلوم حقانیہ میں مرحوم کے لیے ایصال ثواب اور دعائے مغفرت کا اہتمام کیا گیا۔ ادارہ "الحق" دارالعلوم کبیر والا کے اساتذہ، منتظمین اور حضرتؒ کے تلامذہ و متوسلین کے ساتھ غم میں برابر کا شریک ہے۔ اللھم اغفرلنا ولہ وارحمہ علیہ۔

(ادارہ)